[](https://rekhta.org/poets/faez-dehlvi/?lang=ur)

**فائز دہلوی**

* 1690-1737
* دہلی

میر سے قبل اردو کے ممتاز شاعر جنھوں نے اردو شاعری کی بنیاد رکھی

# خوباں کے بیچ جاناں ممتاز ہے سراپا

خوباں کے بیچ جاناں ممتاز ہے سراپا

انداز دلبری میں اعجاز ہے سراپا

پل پل مٹک کے دیکھے ڈگ ڈگ چلے لٹک کے

وہ شوخ چھل چھبیلا طناز ہے سراپا

ترچھی نگاہ کرنا کترا کے بات سننا

مجلس میں عاشقوں کی انداز ہے سراپا

نینوں میں اس کی جادو زلفاں میں اس کی پھاندا

دل کے شکار میں وہ شہباز ہے سراپا

غمزہ نگہ تغافل انکھیاں سیاہ و چنچل

یا رب نظر نہ لاگے انداز ہے سراپا

اس کے خرام اوپر طاؤس مست ہے گا

وہ میر دل ربابی طناز ہے سراپا

کشت امید کرتا سرسبز سبزۂ خط

انجام حسن اس کا آغاز ہے سراپا

وقت نظارہ فائزؔ دل دار کا یہی ہے

بستر نہیں بدن پر تن باز ہے سراپا

# مجھ پاس کبھی وو قد‌ شمشاد نہ آیا

مجھ پاس کبھی وو قد‌ شمشاد نہ آیا

اس گھر منے وو دل بر استاد نہ آیا

گلشن مری انکھیاں میں لگے گلخن دوزخ

جو سیر کو مجھ ساتھ پری زاد نہ آیا

سانجھ آئی دیو دن بی ہوا فکر میں آخر

وو دل بر جادو گر و صیاد نہ آیا

آیا نہ ہمن پاس کیا وعدہ خلافی

فائزؔ کا کچھ احوال مگر یاد نہ آیا

# جان ایام‌ دلبری ہے یاد

جان ایام‌ دلبری ہے یاد

سیر‌ گل زار و مے خوری ہے یاد

دیکھتا نہیں سورج کوں نظراں بھر

جس کوں تجھ جامۂ‌ زری ہے یاد

خوب پھولی تھی باغ میں نرگس

گل صد برگ و جعفری ہے یاد

وہ چراغاں و چاندنی کی رات

سیر ہت پھول‌ و پھلجھڑی ہے یاد

وہ تماشا و کھیل ہولی کا

سب کے تن رخت کیسری ہے یاد

ہو دوانا جنگل میں کیوں نہ پھرے

جس کو وہ سایۂ پری ہے یاد

اے سیہ مست میری انکھیوں کی

لال بادل کی تجھ جھری ہے یاد

جب تمن پاس فائزؔ آیا تھا

بات کہنا بی سرسری ہے یاد

# ابرو نے ترے کھینچی کماں جور و جفا پر

ابرو نے ترے کھینچی کماں جور و جفا پر

قرباں کروں سو جیو ترے تیر ادا پر

یاقوت کو لاوے نہیں خاطر میں کبھی وہ

جس کی نظر اے یار پڑے تیری حنا پر

کیا خوب ترے سر پہ لگے چیرہ‌ٔ سالو

کیا زیب دیوے بسمہ تری سبز قبا پر

تجھ دام میں اے آہوئے چیں بند ہے فائزؔ

ہرگز نہیں اوس طائر‌ اندیشہ خطا پر

# ایک پل جا نہ کہوں نین سوں اے نور بصر

ایک پل جا نہ کہوں نین سوں اے نور بصر

ٹک نہ ہو اس دل تاریک سوں اے بدر بدر

تیری اس صبح بنا گوش و خط مشکیں سوں

سیر کرتا ہوں عجب شام و سحر شام و سحر

جل کے میں سرمہ ہوا بلکہ ہوا کاجل بھی

خانۂ چشم میں تجھ پاؤں جو ٹک راہ مگر

راہ داراں لیویں ہر گام میں جیو کا حاصل

ہے گا اس راہ میں اے عمر ابد جاں کا خطر

قبلے سوں مونھ پھرایا ترے مکھ کی جانب

کیا زاہد نے مکے سوں سوئے بت خانہ سفر

چاند سورج کی رکھ عینک کوں سدا پیر فلک

خم ہو کرتا ہے نظر تاکہ دیکھے تیری کمر

# گل ترے مکھ کی فکر میں بیمار

گل ترے مکھ کی فکر میں بیمار

جیو بلبل کا تجھ قدم پہ نثار

گل کوں اے شوخ مکھ تنک دکھلا

کہ خزاں کر دکھا دے اس کوں بہار

مست سے دل کوں ہے حذر لازم

نین تیرے بہت ہوئے سرشار

اس گلی میں قدم کرم سوں دھر

کہ کروں ہر قدم پہ جیو نثار

مارتی مجھ کوں اے کماں ابرو

یہ پلک تیر و یہ نگہ تلوار

ہجر میں تیرے آہ کرتا ہے

دل عاشق نہیں ہے ٹک بے کار

کیا کرے تجھ سے پاپی سوں فائزؔ

سینہ غم سوں ہے تیرے آبلہ دار

# جاگیر اگر بہت نہ ملی ہم کوں غم نہیں

جاگیر اگر بہت نہ ملی ہم کوں غم نہیں

حاصل ہمارے ملک قناعت کا کم نہیں

اس ساتھ مہ رخاں کو نہیں کچھ برابری

یوسف سے یہ نگار پری زاد کم نہیں

خوش صورتاں سے کیا کروں میں آشنائی اب

مجھ کو تو ان دنوں میں میسر درم نہیں

دل باندھتے نہیں ہیں ہمارے ملاپ پر

مہ‌ طلعتاں میں مجھ کو تو اب کچھ بھرم نہیں

ملتے ہو سب کے جا کے گھر اور ہم سوں ہو کنار

کچھ ہم تو ان چکوروں سے اے ماہ کم نہیں

ظاہر کے دوست آتے نہیں کام وقت پر

تلوار کاٹ کیا کرے جس کو جو دم نہیں

فائزؔ کو بھایا مصرع یکرنگؔ اے سجن

گر تم ملو گے ان ستی دیکھو گے ہم نہیں

# جب سجیلے خرام کرتے ہیں

جب سجیلے خرام کرتے ہیں

ہر طرف قتل عام کرتے ہیں

مکھ دکھا چھب بنا لباس سنوار

عاشقوں کو غلام کرتے ہیں

یہ چکورے مل اس سریجن سوں

رات دن اپنا کام کرتے ہیں

یار کو عاشقان صاحب فن

ایک دیکھے میں رام کرتے ہیں

گردش چشم سوں سریجن سب

بزم میں کار جام کرتے ہیں

یہ نہیں نیک طور خوباں کے

آشنائی کو عام کرتے ہیں

جی کو کرتے ہیں عاشقاں تسلیم

جب وہ ہنس کر سلام کرتے ہیں

مرغ دل کے شکار کرنے کوں

زلف و کاکل کو دام کرتے ہیں

شوخ میرا بتاں میں جب جاوے

اس کو اپنا امام کرتے ہیں

خوب رو آشنا ہیں فائزؔ کے

مل سبی رام رام کرتے ہیں

# ہر آشنا سے اس بن بیگانہ ہو رہا ہوں

ہر آشنا سے اس بن بیگانہ ہو رہا ہوں

مجلس میں شمع رو کی پروانہ ہو رہا ہوں

مجھ کو ملامت خلق خاطر میں ناہیں ہرگز

زلفاں کی فکر میں میں دیوانہ ہو رہا ہوں

ساقی شراب و ساغر اب چاہتا نہیں ہوں

اس کے خیال سوں میں مستانہ ہو رہا ہوں

اس کے خیال سوں میں تنہا نشیں ہوں دائم

وحشی سا میں سبن سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

دیکھ اس کی لٹ کا پھاندا بھولا ہوں آب و دانہ

فائزؔ اسیر اس کا بے دانہ ہو رہا ہوں

# اے یار نصیحت کو اگر گوش کرے تو

اے یار نصیحت کو اگر گوش کرے تو

یہ طور و طریق اپنے فراموش کرے تو

دیوانے سیانے ہویں سب دیکھ تجھ انکھیاں

اک چشم کی گردش ستی بے ہوش کرے تو

اے سرو چماں آوے اگر میری بغل میں

جنت کا چمن خانۂ‌ آغوش کرے تو

حوراں نہ کریں خلد کے گلبن کا نظارا

جب سیم بدن اپنے کو گل پوش کرے تو

اس فائزؔ بے چارے کی تب قدر پچھانے

اک جام محبت کا اگر نوش کرے تو

# بے سبب ہم سے جدائی نہ کرو

بے سبب ہم سے جدائی نہ کرو

مجھ سے عاشق سے برائی نہ کرو

خاکساراں کو نہ کریے پامال

جگ میں فرعوں سی خدائی نہ کرو

بے گناہاں کوں نہ کر ڈالو قتل

آہ کوں تیر ہوائی نہ کرو

ایک دل تم سے نہیں ہے راضی

جگ میں ہر اک سوں برائی نہ کرو

محو ہے فائزؔ شیدا تم پر

اس سے ہر لحظہ بکھائی نہ کرو

# مستمنداں کو ستایا نہ کرو

مستمنداں کو ستایا نہ کرو

بات کو ہم سے درایا نہ کرو

دل شکنجے میں نہ ڈالو میرا

زلف کو گوندھ بنایا نہ کرو

حسن بے ساختہ بھاتا ہے مجھے

سرمہ انکھیاں میں لگایا نہ کرو

تم سے مجھ دل کو بہت ہے امید

مجھ سے مسکیں کو کڑھایا نہ کرو

بے دلاں سوں نہ پھرا دو مکھڑا

ہم سے تم آنکھ چرایا نہ کرو

مخلص اپنے کو نہ مارو ناحق

حق اخلاص بھلایا نہ کرو

عشق میں فائزؔ شیدا ممتاز

اس کوں سب ساتھ ملایا نہ کرو

# اے جان شب ہجراں تری سخت بڑی ہے

اے جان شب ہجراں تری سخت بڑی ہے

ہر پل مگر اس نس کی برمہا کی گھڑی ہے

ہر بال میں ہے میرا دل صاف گرفتار

کیا خوب تری زلف میں موتیاں کی لڑی ہے

نیلم کی جھلک دیتی ہے یاقوت میں گویا

سو تیرے لب لعل پہ مسی کی دھڑی ہے

تھے ذکر درازی کے تری ہجر کی شب کے

کیا پہنچی شتاب آ کے تری عمر بڑی ہے

سورج کا جلانے کوں جگر جیوں دل فائزؔ

اے نار تو کیوں دھوپ میں سر کھول کھڑی ہے

# اے سجن وقت جاں گدازی ہے

اے سجن وقت جاں گدازی ہے

موسم‌ عیش و فصل بازی ہے

ان چکوروں سے دور رہ اے چاند

قول عشاق کا نمازی ہے

اس قلندر کی بات سہل نہ بوجھ

عشق کے فن میں فخر رازی ہے

ہم قریں مجھ نہ کر رقیباں سوں

طور یاروں کی پاک بازی ہے

عاشقاں جان و دل گنواتے ہیں

یہ نہ طور زمانہ سازی ہے

فائزؔ اس خوش ادا سریجن پاس

بے گناہاں کا قتل بازی ہے

# تجھ بدن پر جو لال ساری ہے

تجھ بدن پر جو لال ساری ہے

عقل اس نے مری بساری ہے

بال دیکھے ہیں جب سوں میں تیرے

زلف سی دل کوں بے قراری ہے

قد الف سا ہوا مرا جیوں دال

عشق کا بوجھ سخت بھاری ہے

سب کے سینے کو چھید ڈالا ہے

پلک تیری مگر کٹاری ہے

اوڑھنی اودی پر کناری زرد

گرد شب کے سرج کی دھاری ہے

قہر و لطف و تبسم و خندہ

تیری ہر اک ادا پیاری ہے

ترچھی نظراں سوں دیکھنا ہنس ہنس

مور سے چال تجھ نیاری ہے

زندہ فائزؔ کا دل ہوا تجھ سوں

حسن تیرا بی فیض باری ہے

# تجھ بنا دل کو بے قراری ہے

تجھ بنا دل کو بے قراری ہے

دم بدم مجھ کو آہ و زاری ہے

ہاتھ تیرے جو دیکھی ہے تلوار

آرزو دل کو جاں سپاری ہے

مجھ کو اوروں سے کچھ نہیں ہے کام

تجھ سے ہر دم امیدواری ہے

ہم سے تجھ کو نہیں ملاپ کبھی

یہ مگر جگ میں طور یاری ہے

آہ کوں دل میں میں چھپاتا ہوں

لازم عشق پردہ داری ہے

گر رہا تیری راہ پر فائزؔ

عشق کی شرط خاکساری ہے

# دھوپ سا یو کپول ناری ہے

دھوپ سا یو کپول ناری ہے

کرن سورج کی وو کناری ہے

چھپ رقیباں سوں آنا نہیں وو چاند

کیا رین ہجر کی اندیاری ہے

نہیں اثر کرتا صبر کا مرہم

دل عاشق میں زخم کاری ہے

گل‌ باغ‌ جنوں ہے رسوائی

عزت ملک عشق خواری ہے

خون دل بادہ و جگر ہے کباب

نغمۂ بزم وصل زاری ہے

لیلیٰ مجنوں کا ذکر سرد ہوا

اب تمہاری ہماری باری ہے

ملنا عاشق سوں ہی بہانے سوں

یہ نصیحت تمن ہماری ہے

مجھ کوں مت جانو یاد سوں غافل

رات دن دل کوں لو تماری ہے

دل بندھا سخت تیری زلفاں پر

عقل فائزؔ کی ان بساری ہے

# سجن مجھ پر بہت نا مہرباں ہے

سجن مجھ پر بہت نا مہرباں ہے

کہاں وہ عاشقاں کا قدر داں ہے

کہوں احوال دل کا اس کو کیونکر

بہت نازک مزاج و بد زباں ہے

مرا دل بند ہے اس نازنیں پر

عجب اس خوش لقا میں ایک آں ہے

بھواں شمشیر ہیں و زلف پھانسی

ہر اک پلک اس کی مانند سناں ہے

خدا اس کو رکھے دنیا میں محفوظ

نہال آرزو آرام جاں ہے

چندر بے وقر ہے اس بدر آگے

صفا اس مکھ کی ہر اک پر عیاں ہے

سمجھتا ہے ترے اشعار فائزؔ

خدا کے فضل سوں وہ نکتہ داں ہے

# یار میرا میان گلشن ہے

یار میرا میان گلشن ہے

غرق خوں پھول تا بہ دامن ہے

دل لبھاتا ہے سب کا وہ ساجن

دل فریبی میں اس کو کیا فن ہے

تارے جیوں در ہے جس کے حلقہ بگوش

وو بنا گوش صبح روشن ہے

اس نظارے سے سب شہید ہوئے

وو نین کیا بلائے رہ زن ہے

کیا بیاں کر سکوں میں گت اس کی

فائزؔ ات خوش ادا سریجن ہے